روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 197 اتوار-6 ربیع الثانی-1416ھ' 3 تبوک 1374 ہش' 3-ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے

کوئی شخص کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی۔ جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہر شئے پر دین کو مقدم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو ان کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور اندھیری راتوں میں آکر نقب لگاتے ہیں وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ اس کی خبر نہیں ہوتی اور نہ کبھی پکڑا جائے گا۔ یہ اس وقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا منہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔

پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھ گئی تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا۔ اور برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 120 تا 121)

اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قویٰ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو۔ پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مان کر بھی بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے۔ ہندو' دہریہ' سکھ' آریہ' عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور ان

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میری بھتیجی عزیزہ امتہ الرؤف ناصر صاحبہ بنت مکرم نصیر الرحمان صاحب ناصر سنوری آف ٹاؤن شپ لاہور کا نکاح عزیزم مبشر احمد ابن مکرم عبدالمجید صاحب دارالنصر غربی کے ہمراہ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 95-8-20 کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بعد از عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ عزیزہ امتہ الرؤف مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری (وفات یافتہ) کی پوتی اور مکرم مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہیں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت

○ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے حارث احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب بدوملہی کا پوتا اور میاں محمد خان صاحب وزیر آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) نصیر احمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔

میرے پوتے عزیز نعمان پسر کرنل شیم احمد شاہ نے حالیہ A Level کیمبرج یونیورسٹی امتحان میں تینوں مضامین۔ فزکس۔ کیمسٹری اور ریاضی ہر ایک میں A گریڈ حاصل کیا۔ اس سے پہلے امریکہ یونیورسٹی کے SAT امتحان میں دو مضامین فزکس اور کیمسٹری میں سو فیصدی یعنی ہر ایک میں 700/700 نمبر حاصل کئے اور ریاضی میں 96% فیصدی احباب سے عزیز کی آئندہ شاندار کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بڑا تعلق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3- تبوک 1374 ھش 3 - ستمبر 1995ء

سچی توبہ کے اثرات

توبہ کر لینا تو آسان بات ہے۔ آخر منہ سے ہی کہنا ہے کہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ لیکن توبہ یک طرفہ عمل نہیں ہے۔ توبہ کرنے کے بعد اس کی قبولیت انتہائی ضروری ہے۔ اگر توبہ کی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ تو وہ تو توبہ نہ کرنے کے برابر ہو گی۔ جب تک توبہ قبول نہ ہو توبہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن انسان کو کس طرح پتہ چلے کہ توبہ قبول ہو گئی ہے یا نہیں۔ کیونکہ توبہ تو اسے کرنی ہے اور قبول اللہ تعالیٰ نے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم یہ بات سمجھ سکیں کہ توبہ کی قبولیت کے آثار کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے دل کو تسلی بھی اسی بات سے ہو سکتی ہے کہ ہماری توبہ قبول ہو گئی ہے اور فائدہ بھی اسی میں ہے کہ توبہ قبول ہو جائے ورنہ توبہ کی عدم قبولیت ہمارے کس کام کی۔ نہ ہمیں تسلی ہو گی نہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

”جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور وہ تقدیر جو شامت اعمال سے اس کے لئے مقدر ہوتی ہے دور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں سے محفوظ رہے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں“

پہلی بات تو یہ کہ ہماری توبہ سچے دل سے ہونی چاہئے کیونکہ سچے دل سے کی گئی توبہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ اگر انسان صرف زبان سے ہی الفاظ کہتا رہے کہ میری توبہ۔ یا میں توبہ کرتا ہوں۔ اور یہ الفاظ اس کے دل سے نہ نکلیں۔ اس کا عزم اور اس کا ارادہ ان کے ساتھ منسلک نہ ہو۔ تو یقیناً اس کی توبہ کسی کام نہیں آسکتی۔ پس پہلی بات تو یہ ہے کہ توبہ سچے دل کے ساتھ کی جانی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت انسان اس بات کا ارادہ اور عزم کرے کہ آئندہ میں اس معصیت میں مبتلا نہیں ہوں گا۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ واقعی مبتلا نہیں ہو گا۔ مبتلا ہو سکتا ہے۔ آخر انسان خطا کا پتلا ہے اور کمزور ہے لیکن جس وقت توبہ کرتا ہے اس وقت اسے سچے دل سے اور عزم اور ارادے کے ساتھ یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ آئندہ اس معصیت میں گرفتار نہیں ہو گا۔ اگر اس طرح توبہ کی جائے تو یقیناً قبولیت کے درجے کو پالیتی ہے اور قبولیت کے درجے کو پالینے کا اسے یوں پتہ چلتا ہے کہ اسے نیک اعمال کی توفیق ملنے لگتی ہے۔ نیک عمل کرتے ہوئے اس کے دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور جو بلائیں اس کے لئے مقدر ہوتی ہیں انہیں بھی دور کر دیتا ہے۔ پس ہمیں ہر وقت یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ یہ باتیں ہمیں نصیب ہو گئی ہیں یا نہیں۔ اگر یہ باتیں نصیب ہو گئی ہیں تو یقیناً ہماری توبہ قبول کر لی گئی ہے اور اگر ہمیں یہ باتیں نصیب نہیں ہوئیں تو پھر ہمیں اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ ہم نے کیسی توبہ کی۔ وہ سچے دل سے توبہ نہیں کی گئی ہے۔ سچے دل سے توبہ کی جائے تو اس کے وہی نتائج نکلتے ہیں جو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس ارشاد میں فرمائے ہیں۔ پس توبہ لازمی ہے اور توبہ کے اثرات پر نظر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

اِک دوسرے کا لوگ گلا کاٹنے لگے
اِک دوسرے کی عزت و توقیر چھین لی
کیا جانیں کون کس پہ، کہاں پل پڑے گا آج
حالت یہ ہو گئی ہے ہمارے سماج کی

ابو الاقبال

بھائیوں کو بازو کہتے ہیں بھائی ہیں پتوار
ان کے بل پر لے جاتے ہیں نیّا کو اس پار
یہ اللہ کی دین ہے بھائی، بھائی سے مل بیٹھیں
جینے کو آسان بنائیں رشتوں کی اقدار

آدمی آدمی کا دارو ہے
یعنی اِک دوسرے کے ہیں محتاج
سب بٹائیں سبھی کا ہاتھ اگر
ٹھیک ہو جائیں سب کے کام اور کاج

اِک اکیلے آدمی کی زندگی بے کیف ہے
بور ہو جاتے ہیں اکثر بزمِ یاراں کے بغیر
دوستی کا لطف ہے اِک دوسرے سے رابطہ
میزبانی کا مزہ کیا آئے مہماں کے بغیر

بہنوں سے بھائیوں کو ملتی ہے ہمت کی داد
دل کی تہ میں رہتی ہے بہناپے کی ہر یاد
بہنوں کی ہر بات پیاری، دل کی ہے تسکین
بھائیوں سے بہنیں کر لیتی ہیں کچھ استمداد

ماں باپ کا اِکرام محبت سے کریں گے
اللہ کو خوش کرنے کا ہے یہ بھی طریقہ
اُف آئے زباں پر نہ کبھی آنکھ ہو میلی
اللہ! عطا کر ہمیں یہ حسنِ سلیقہ

ابو الاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابراہیم ابو سعدہ

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

الخلق العظیم

"مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب' اور قیامت میں مجھ سے مرتبے میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا۔ جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہوگا۔ وہ لوگ جو معاونت کرتے ہیں وہ ہیں جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور ان سے محبت کی جاتی ہے۔"

"الخلق العظیم" یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اچھا اخلاق ہی وہ ستون ہے جس پر قوموں کے عزّ و شرف کی تعمیر ہوتی ہے اور یہی وہ بنیاد ہے جس پر تہذیب و تمدن کی عالی شان عمارت استحکام کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ وہ پیمانہ جس کے ذریعے قوموں کی ترقی کو پرکھا جاتا ہے۔ وہ دولت کی افراط عزت کی بڑائی' اور مال کی فراوانی نہیں بلکہ وہ بلند پایہ اخلاق بہترین عادات سیدھی اور سچی فطرت اور ذوق سلیم ہے۔

الخلق العظیم اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی تعریف فضائل حیات میں سے نہیں کی بلکہ آپ کی مدحت "الخلق العظیم" جیسے بلیغ الفاظ میں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پورا قول یہ ہے۔ "یقیناً آپ بلند اخلاق کے مالک ہیں"

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں خدا کی سنت یہ رہی ہے۔ انہوں نے دنیاوی سامان کو ورثہ بنا کر نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے کامل اخلاق۔ نفع بخش علم اور بہترین عادات کا ورثہ چھوڑا ہے۔ جیسا کہ سیاست الٰہی کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ تمام بنی آدم میں عموماً" اور امت عربی میں خصوصاً ایک ایسا نبی مبعوث ہو۔ جو انہی کی زبان میں دعوت کو پیش کرے۔ ان کے طرز کلام میں ان سے گفتگو کرے۔ اور اللہ انہیں کسی ایسی چیز کے ذریعے خطاب کرے کہ جس سے وہ واقف ہوں اور وہ ان تمام لوگوں کے لئے بہتر اخلاق میں نمونہ عمل ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک شخصیت ہر طرح اس بات کے لئے موزوں تھی کہ اپنے اخلاق کریمانہ۔ اپنی دانش مندی اپنے حسن تدبیر اور تائید ایزدی کے ذریعہ اس عربی قوم کو راہ ہدایت پر لگائیں جو ظاہری اسباب کی عدم موجودگی میں اور عمومی زبوں حالی کی وجہ سے ڈاکہ زنی کی خوگر ہو گئی تھی اور محکم تدبیر کے ذریعہ اس کی رہنمائی کریں۔ اس کی کھوکھلی ناتواں امت میں سے ایک بلند اخلاق بہتر صفات۔ نیک اعمال لطیف عادات' گراں قدر افکار اور کامل تہذیب و تمدن والی امت پیدا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کسی قدر سچی بات ارشاد فرماتے ہیں۔ اے پیغمبر! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ لوگوں کے لئے بہترین نرم مزاج واقع ہوئے ہیں ورنہ اگر کہیں آپ سنگدل اور تند خو ہوتے تو یہ سب آپ کے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور معاف کردو۔ ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو۔ البتہ جب آپ کے عزم کی رائے مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کے بھروسہ پر کام کرتے ہیں۔"

اور رسول کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں۔ مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت میں مجھ سے مرتبے میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہوگا۔ وہ لوگ جو معاونت کرتے ہیں وہ ہیں جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور ان سے محبت کی جاتی ہے۔

بڑا امتیاز صحیح تاریخ بتلاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رحلت فرمانے اور رفیق اعلیٰ سے جا ملنے کے بعد چند لوگوں کو آپ کے حالات معلوم کرنے کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت انسؓ بن مالک (خادم رسول اللہ) کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرمائیں کیوں کہ وہ عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں شرف یاب ہونے کے باعث لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ قریب رہتے تھے۔

اس مطالبہ پر حضرت انسؓ کی آنکھیں پر آب ہو گئیں۔ آپ نے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ آپ کو معاف رکھیں لیکن جب لوگ اپنی بات پر مصر رہے تو آپ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر اس بات پر تیار ہو گئے۔ کہ نبی ﷺ کی صفات میں سے صرف ایک پہلو کو اجاگر کریں گے چنانچہ انسؓ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ بلند اخلاق تھے۔ بخدا میں نے ریشم کو آپ کی ہتھیلی سے نرم نہ پایا۔ آپ کی خوشبو سے زیادہ اچھی عطر کی خوشبو بھی نہیں معلوم ہوئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف بھی نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ نہ کبھی میرے کسی کام کے نہ کرنے پر یہ کہا کہ ...... تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔"

اصلی جمہوریت یہ وہ اصل جمہوریت تھی جسے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم کے ساتھ برت کر بنی آدم پر ظاہر کیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے اور ان کے درمیان سے تکلف کا خاتمہ کر دیا تاکہ لوگ آزادی و شرافت کو جانیں اور غلامی و محکومی کا طوق ان کے گلے سے اتر جائے۔ اگر آج بھی لوگ خدمت کے معاملہ میں اس مثالی حکمت عملی کی اتباع کریں تو خادموں اور مخدوموں کے درمیان تیز گفتاری کی نوبت نہ آئے۔ ان کے تمام جھگڑوں کا قلع قمع ہو جائے اور لوگوں میں میل محبت کی روح کار فرما ہو جائے۔ یہاں اس بات کا ذکر کر دینا کافی ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بے وقوف اعرابی آیا اور آپ کی موٹی سی چادر سے لپٹ کر کہنے لگا۔

"یہ مجھے دیجئے کیوں آپ نے اپنے اور اپنے والد کے مال میں سے مجھ کچھ نہیں دیا۔"

اس وقت کچھ صحابہ کرامؓ موجود تھے انہوں نے اسے مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور اعرابی کو چادر عطا کر دینے کا حکم صادر فرما دیا۔ چنانچہ یہ حکیمانہ تدبیر اس کے اور اس کی قوم کے دین میں داخل ہونے کا سبب بن گئی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔

میں ہر مومن کے لئے اس کے نفس سے بھی زیادہ حقدار اور ذمہ دار ہوں جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل و عیال کے لئے ہے اور جس نے اہل و عیال یا قرضہ چھوڑا وہ مجھ پر واجب ہے۔"

کیا خوب تھی وہ ذات جو مہربانی کے دریا بہاتی رہی جس سے رحمت کے چشمے پھوٹے اور جس کی ذات مبارک سے اچھائی۔ شفقت۔ ہمدردی اور احسانات کے قطرے ٹپکتے رہے۔!

قانون فطرت یہ فطرت کا قانون ہے کہ بلند اخلاق لوگ اکثر اپنے اخلاق کی بلندیوں کے سبب سے شدائد و تکالیف سے نجات پاتے ہیں اور خطرات سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں چنانچہ مثال کے طور پر "سنانہ بنت حاتم طائی" کا واقعہ ہے کہ جب اسے قیدی بنا کر دربار رسالت میں لایا گیا تو اس نے آپؐ سے اجازت طلب کی اور آپؐ کے پاس آکر یوں ہمکلام ہوئی کہ "میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں" یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو کہ اس کا باپ "بلندی اخلاق" کو پسند کرتا تھا۔"

اسلام بلندی اخلاق کی دعوت دیتا ہے۔ عداوت و نفاق اور بدخلقی سے روکتا ہے۔ تمسخر و استہزاء۔ گالی گلوچ اور نام کے بگاڑنے سے منع کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ یہ عین ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر ہیں۔"

ایک شاعر کہتا ہے۔ (ترجمہ)

میں حتی الامکان اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہوں اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی کی عیب جوئی کروں اور کوئی میری عیب جوئی کرے" وہ قومیں جو بہترین زندگی گزارنا چاہتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ کسی بڑے ملک کی داغ بیل ڈالیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ بلند اخلاق سے مزین ہوں اور ذلیل صفات سے اجتناب کریں۔"

"ملک کے خدوخال اور بنیاد اخلاق کی بنیاد پر رکھو کیونکہ عزت کا اس کے علاوہ کوئی ستون نہیں"

قومیں اس وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک کہ اخلاق باقی رہتے ہیں چنانچہ اگر وہ یہ ارادہ کرلیں کہ ان کے اخلاق زائل ہو جائیں تو وہ بھی ہلاک ہو جاتی ہیں۔"

تمہارے معاملہ کی اصلاح کا دارومدار اخلاق پر ہے کیوں کہ نفس کی متوالی قوم اخلاق ہی کے ذریعہ درست ہوتی ہے"

اگر قوموں کو مالی نقصان پہنچ جائے تو یہ برداشت کی جاسکتی ہے اور اگر اس کے کچھ افراد ہلاک ہو جائیں تو یہ معمولی سا نقصان ہے لیکن اگر اس کے اخلاق بگڑ جائیں تو یہ ناقابل برداشت آف اور زبردست مصیبت ہوگی۔

اور جب کسی قوم کے اخلاق بگڑ جائیں تو ان پر سوائے ماتم اور نوحہ خوانی کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔"

مقام افسوس اب تک جو بیان کیا گیا ہے اس سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آگئی ہوگی کہ اگر امت مسلمہ اس قرآنی ہدایت پر عمل کرے جو صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اگر وہ اخلاق کے بہترین اصولوں اور بہتر تقلید کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کے راستے پر گامزن ہو۔ تو گزشتہ مسلمانوں کی طرح باعزت اور سلف صالحین کی طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔

اور ان کی طرح مغرب سے مشرق تک کے ممالک کو فتح کر سکتی ہے اور مظلوم ممالک کو غیر ملکیوں اور جابر حکومتوں کے نتیجہ سے چھڑا سکتی ہے۔ لیکن یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ امت مسلمہ اور خصوصاً نوجوان طبقہ اخلاقی گراوٹ اور کردار کی پستی میں مبتلا ہے۔ جنہیں مستقبل کا سرمایہ اور نئی نسل کی ناک سمجھا جاتا ہے۔ ان میں بے وقوفی۔ دھوکے بازی اور بدخواہی کا زہر سرایت کر گیا ہے۔ چنانچہ نوجوانوں نے لڑکیوں کی آواز۔ ان کے اشاروں۔ ان کی چال ڈھال اور ان کے فیشن کی تقلید کو اپنا شیوہ قرار دیا ہے۔ ہر معاملہ میں ان کی نقل کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ ان مردوں پر جو "عورتوں" سے تشبیہ اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو "مردوں" سے مشابہت اختیار کریں لعنت بھیجتا ہے۔" دراصل مردوں اور عورتوں کے مزاج میں بڑا فرق ہے مرد کی تخلیق جگر سوز محنت۔ کوشش اور عمل اور حصول رزق کے لئے ہوتی ہے اور ان چیزوں کی وجہ سے اس کے مزاج میں سخت گیری رکھی گئی ہے۔ اس کے برخلاف عورت کی تخلیق خانہ داری۔ فرائض مادری اور تربیت اطفال کے لئے ہوتی ہے اور اس کے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

یہ تو بہت دیر سے سنتے چلے آرہے ہیں کہ چائے میں چنے کا چھلکا۔ مرچوں میں سرخ اینٹیں پیس کر۔ مٹھائیوں کے لئے تیل کی بجائے موبل آئل استعمال کر کے ملاوٹ کے عجیب و غریب اور نادر نمونے پیش کئے جاتے رہے ہیں اور بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن میں کسی نہ کسی چیز کی ملاوٹ کر کے اس کے وزن کو بڑھایا جاتا ہے یا ہیئت کو تبدیل کیا جاتا ہے اور خوب خوب بددیانتی کے ذریعے روپیہ کمایا جاتا ہے۔ ملاوٹ کی حد تو یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دوائیاں جو انسانی صحت کے لئے انتہائی ضروری ہیں ان میں بھی ملاوٹ کی جاتی ہے۔

اب حال ہی میں کمپیوٹر بنانے والی سب سے بڑی کمپنی این۔ای۔سی نے متنبہ کیا ہے کہ جعلی چپس بن کر کمپیوٹروں میں لگ رہے ہیں۔ انہوں نے امریکہ اور ایشیا میں چار ہزار ایسے چپس حاصل کئے ہیں جو جعلی ہیں۔ ان جعلی چپس کے ذریعے کمپیوٹر زیادہ دیر تک کام بھی نہیں کرتا اور جلد خراب بھی ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ جعلی چپس بنانے والے ایک سو بیس ڈالر فی چپ فروخت کرتے ہیں اور اس طرح خاصی رقم کماتے ہیں۔ این۔ای۔سی نے بتایا ہے کہ یہ پہچاننے کے لئے کہ چپس جعلی ہے یا اصلی۔ یہ بات دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کے اوپر این۔ای۔سی کس طرح لکھا ہوا ہے۔ جو اصلی ہے ان پر تو لیزر کے ساتھ کھدائی کر کے این۔ای۔سی لکھا ہوا ہے اور جو اصلی نہیں ہیں ان کے اوپر سیاہی کے ساتھ این۔ای۔سی لکھا ہوتا ہے۔

اب کمپیوٹر ہی کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتادیں کہ کمپیوٹر کے متعلق عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہمارے کام میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ ہماری پیداوار کو بھی بہتر بناتا ہے۔ لیکن تحقیق جاری رہتی ہے اور اس میں الٹ پھیر بھی ہونے لگتا ہے۔ مثلاً کولوراڈو میں ایک ماہر سائنس دان نے کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ کمپیوٹر سے ہمارا کام سرعت کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب کمپیوٹر نہیں تھا تو کیا دفتروں کے کام نہیں ہوتے تھے۔ اور کیا وہ سرعت کے ساتھ نہیں ہوتے تھے۔ وہ کہتے ہیں انسانی دماغ کا کمپیوٹر کسی صورت میں بھی بدل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس اب ایسی مشینیں موجود ہیں جن کو استعمال کر کے کام میں تیزی بھی پیدا کی جا سکتی ہے اور پیداوار کو بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ کمپیوٹر کو ابھی بہت حد تک بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

باتیں تو یہ سائنس کی ہیں اور نہ انہیں ہم سمجھتے ہیں اور نہ ہم انہیں سمجھا سکتے ہیں۔ لیکن جو کچھ ہم نے سنا ہے وہ آپ کو بتاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ چپس کا خیال رکھئے کمپیوٹر میں چپ استعمال ہوتا ہے۔ چپ آج کل نقلی بھی بیچے جا رہے ہیں۔ اور ان کی پہچان بھی بتا دی گئی ہے۔ اور دوسرے انسان کو اس بات کی بھی یقین دلانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ کمپیوٹر کسی صورت میں بھی انسان کا بدل نہیں بلکہ مددگار ہو سکتا ہے۔ یہ خیال بھی درست نہیں کہ وہ واقعی نہایت سرعت کے ساتھ ہمارے کام کر دیتا ہے۔ ہم خود بھی اسی سرعت کے ساتھ بلکہ اس سے بھی زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ اس بات کی تو خیر ہمیں بھی سمجھ نہیں آئی۔ کیونکہ گزشتہ دنوں ہم نے سنا تھا کہ کمپیوٹر میں ہزاروں اشارے درج کئے جا سکتے ہیں جو کام کو نہایت سرعت کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں بہرحال بات نئی ہے اور ایک سائنس دان نے کہی ہے کہ کمپیوٹر ہمارا مددگار تو ہو سکتا ہے ہمارا بدل نہیں ہو سکتا اور اتنی جلدی کام بھی نہیں کر سکتا جتنی جلدی بعض دیگر مشینیں میسر آگئی ہیں۔ دیکھئے آگے آگے کیا ہوتا ہے۔

عبدالسمیع نون۔ ایڈووکیٹ

ایک بے مثال قائد کا جاں فروش غلام

سیدنا حضرت امام ثانی نے 1934ء میں تحریک جدید اور 1958ء میں وقف جدید کی بناء ڈالی ان بابرکت تحاریک کی عالمگیر افادیت اور روحانی ثمرات پر اس مختصر نوٹ میں کچھ عرض کرنا مقصود نہیں ہے روزنامہ الفضل میں چند روز قبل مولانا عبدالباسط صاحب شاہد نے وقف جدید پر ایک مختصر مضمون کے دوران حضرت صاحب کے یہ الفاظ نقل کئے کہ "یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو پورا کروں گا۔ خدا تعالیٰ..... میری امداد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

اس اقتباس کے پڑھنے سے مجھے خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون ڈپٹی کمشنر (ریٹائرڈ) کا ایک واقعہ یاد آیا اسی واقعہ نے مجھے آج یہ چند سطور لکھنے کی تحریک کی ہے۔

الفضل میں 1958ء میں جب مندرجہ بالا حضرت صاحب کا ارشاد ملک صاحب خان صاحب نون نے پڑھا تو فوراً مجھے اپنی کوٹھی 29 سول لائن سرگودھا پر طلب فرمایا میں گیا تو انہیں عجیب کیفیت اضطراب میں دیکھا جس سے میں نے اندازہ کیا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے جس نے ملک صاحب کو مضطرب بنا دیا ہے اگلے ہی لمحہ الفضل کا پرچہ لے آئے اور وقف جدید کے بارہ میں اوپر درج کئے گئے اقتباس پڑھ کر فرط جذبات سے آبدیدہ ہو گئے ذرا سنبھلے تو بتایا کہ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا ہے آپ نے کب اپنے مکان اور کپڑے دین حق کی ضروریات سے بچا کر رکھے ہوئے ہیں جو اب بیچ دیں گے مکان اور سامان تو ہم گناہ گاروں نے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں پہلے یہ بکیں گے اور دینی ضروریات پوری ہوں گی لیکن فی الوقت یہ حقیری رقم جو میرے پاس تھی ارسال خدمت کر رہا ہوں قبول فرمادیں کافی عرصہ گزر گیا ہے اتنا ضرور یاد ہے کہ اچھی معقول رقم تھی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جناب ملک صاحب کا چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں بھی یاد میں تازہ ہے جلسہ سالانہ ربوہ سے واپس آئے تو فرمایا کہ اس سال حضرت صاحب نے دوسرے دن کی تقریر میں تحریک جدید کی کامیابیوں اور اس کے ذریعہ حاصل ہونے والے اللہ کے فضلوں کے اثمار کا تفصیل سے ذکر کیا تو مجھے سخت ندامت ہوئی ہے کہ تحریک جدید کی اہمیت کو میں نے نہیں سمجھا اور اس مد میں چند ہزار روپیہ سالانہ چندہ بالکل ناکافی ہے فرمایا نقد رقم تو میرے پاس موجود نہیں ہے البتہ دو مربعہ زرعی اراضی اس راہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حضرت امام ثانی کی خدمت میں ملک صاحب نے یہ پیشکش کر دی جو قبول ہوئی اور محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (وفات یافتہ) جو غالباً وکیل الزراعت تھے سرگودھا آئے اور تحریک جدید کے نام اراضی منتقل کرالی اور بعد میں فروخت کر دی گئی۔

ملک صاحب خان صاحب نون 17 جولائی 1966ء کو رحلت فرما گئے میرے ساتھ بہت گہرے بے تکلفانہ اور قریبی روابط تھے میں نے ان میں بے نفسی خاکساری تقویٰ شعاری کی صفات اور احمدیت کے ساتھ اور ائمہ احمدیت کے ساتھ ایسی عقیدت دیکھی جس کی گہرائی ناپنے کے لئے کوئی مقیاس تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

ملک صاحب نے کسی غیبی تحریک کے نتیجہ میں ربوہ میں دو بیوت اپنے خرچ سے تعمیر کرائی تھیں دیگر خدمات دینیہ اس کے علاوہ تھیں اب یہ صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا رہے۔

روزنامہ الفضل قادیان - 23- جولائی 1937ء

ہماری تاریخ

23 جون 1937ء کے الفضل میں حضرت امام جماعت الثانی کا ایک خطاب درج ہے۔ جس میں آپ نے احمدی نوجوانوں اور بچوں کی توجہ اس طرف مبذول فرمائی کہ دنیا کی تمام زبانیں سیکھو اور خدمت دین حق میں بڑی سے بڑی قربانی کو ہیچ سمجھو۔ یہ موقعہ تھا مولوی ناصرالدین عبداللہ صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں دعوت دیئے جانے کا۔ آپ کلکتہ اور بنارس سے ڈگریاں لے کر آئے تھے۔ دیگر امور کے علاوہ حضرت صاحب نے فرمایا۔

"ابھی مولوی عبداللہ صاحب نے آپ کے سامنے اپنے واقعات بیان کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کس طرح دین حق کی خدمت کے ارادہ سے انہوں نے اپنے وطن کو چھوڑا اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا اور ساڑھے سات سال تک وطن سے باہر رہ کر سنسکرت اور ویدوں کی تعلیم حاصل کی۔ یہ عرصہ گو اپنی ذات میں لمبا نہیں۔ دنیا میں اس سے بہت زیادہ لمبے عرصے تک باہر رہنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن جس صحت کی حالت میں انہوں نے یہ کام کیا اور جن مشکلات میں انہوں نے یہ کام کیا اور جس مالی تنگی میں انہوں نے یہ کام کیا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ہم عمروں اور ہم جولیوں کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ مثال قائم کی ہے۔ اگر ہمارے دوسرے نوجوان بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ آرام طلبی اور باتیں بنانے سے کچھ نہیں بنتا بلکہ کام کرنے سے ہی حقیقی عزت حاصل ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں مختلف زبانوں کے ماہر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بیگم-لاہور

علم پر رشک کا فائدہ اور حسد کا نقصان

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر صاحب ایمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ نیز فرمایا جس کے پاس علم ہے اور وہ اس کو لوگوں میں تقسیم کرتا ہے تو آخرت میں یہ اس کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے گا۔ گویا کہ حضور ﷺ کو علم حاصل کرنا اور اس کو پھیلانا نہایت درجہ پسند تھا۔ پھیلانے کے لئے کئی ذرائع ہیں ایک تو کسی کو پڑھانا۔ کسی نابینا کو پڑھ کر سنانا۔ ذرائع ابلاغ سے علم لوگوں تک پہنچانا۔ اپنے گھروں میں علمی گفتگو کے مواقع پیدا کر کے گھر والوں کی راہبری کرنا اس کے علاوہ اور بھی کئی ذریعے ہو سکتے ہیں۔ علم صرف حروف کے جوڑ میل اور پہچان کا ہی نام نہیں بلکہ حضرت امام جماعت ثانیؒ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے علم کی لمبی چوڑی اقسام بیان فرمائی ہیں مگر سردست یہاں حروف کے جوڑ میل سے جو الفاظ بنتے ہیں اور پھر ان سے خوبصورت جو تحریریں بنتی ہیں ان کا تذکرہ مقصود ہے۔

رشک اور حسد کو ہر دور میں اور ہر لحاظ سے ہی ناپسندیدہ سمجھا گیا مگر نبی کریم ﷺ نے صرف اور صرف علم پر رشک کو جائز قرار دیا کیونکہ علم پر رشک انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ چند سال پیشتر ایک صاحب کو اپنے انگلش ایم۔ اے داماد پر رشک آیا مگر کچھ لڑکھڑا گئے اور طنزیہ بولے۔ میرے والدین کے حالات سازگار ہوتے تو میں بھی ایم۔ اے کر سکتا تھا؟ مگر بعد میں ان کو خیال آیا کہ ایم۔ اے تو اب بھی کر سکتا ہوں۔ لہذا انہوں نے اپنے پسندیدہ مضمون کو اختیار کیا اور تین چار سالوں میں وہ باقساط امتحان دے دے کر ماسٹر کی ڈگری لے بیٹھے۔ تو گویا نبی کریم صلعم نے جو رشک صرف علم کے لئے جائز قرار دیا تھا یہ اس کا کرشمہ تھا کہ ادھیڑ عمر کی آخری حد میں ایک انسان ماسٹر کی ڈگری تک جا پہنچا۔

حسد کو حضور ﷺ نے کسی صورت بھی پسند نہیں فرمایا بلکہ سختی سے اس سے بچنے کی تعلیم دی ہے مگر کچھ حاسد طبائع اور باتوں کے علاوہ علم پر بھی حسد کی آگ میں جل اٹھتے ہیں غالباً اس کا بیج زمانہ طالب علمی میں ہی دلوں میں بویا جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر اسکولوں اور کالجوں میں ہونہار طالب علموں کو حسد کا نشانہ بنانے کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اور یہ حسد ملک اور قوم کے لئے شدید نقصان کا موجب بنتا ہے۔ مگر آج زمانہ طالب علمی کے حسد کا ذکر مقصود نہیں۔ بلکہ اس دور سے بہت پہلے سے گذر چکنے والوں کا ذکر مقصود ہے۔

ایک گھریلو سی محفل تھی کافی خواتین جمع تھیں چار پانچ خواتین بے نیازی کی کیفیت میں الگ اپنی محفل جمائے بیٹھی تھیں ان کی گفتگو کچھ بے تکلف سی تھی جس کا موضوع لکھنے لکھانے سے تعلق رکھتا تھا۔ تین خواتین دو سے شکوہ کر رہی تھیں کہ عرصہ ہوا کہ تم دونوں اخبار اور رسالہ جات سے غائب ہو اس کی کیا وجہ ہے کیا ذوق تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس پر ایک نے جواب دیا کہ میں نے محسوس کیا تھا سخاوت جو لکھنے کی صورت میں میں نے شروع کر رکھی ہے یہ میری ذات کے لئے نقصان دہ بنتی جا رہی ہے اس لئے اس کو خیرباد کہہ دیا مگر وہ نقصان کی تشریح سے گریزاں تھیں لیکن ہم عمری کا یہی بے تکلف انداز تو دلکش ہوتا ہے کہ جو بات اگلوائے بنا جان نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ وہ بولیں لکھنے والوں کو مخالف باتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہر قاری کا اپنا نظریہ ہوتا ہے مگر جب یہ اختلاف تحریر سے ہٹ کر ذاتیات پر اتر آئے تو بے شک یہ جہالت اور حسد کا نشان تو ہو گا مگر ناقابل برداشت بھی تو ہو سکتا ہے اس لئے میں نے اس کا رخ بدل دیا ہے تم سب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں اب ایک کتاب لکھ رہی ہوں جس میں علاوہ اور موضوعات کے علم پر حسد کا موضوع بھی زیر بحث ہے بہت سی معلومات اکٹھی کر رہی ہوں۔ ابھی وقت لگے لگا اس پر۔

پھر دوسری خاتون سے سوالات ہوئے کہ آپ ویسے کم کم ہی لکھتی تھیں اچھا لکھتی تھیں آپ کا ذوق کیوں ختم ہو گیا؟ وہ چونکہ طبعاً چلبلی تھیں یکدم گویا ہوئیں ہاں بھئی سوچا تو بہت کچھ تھا مگر یہ علم نہ تھا کہ اردگرد کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ جو اپنی تحریروں کی تو فوٹو کاپیاں بنوا کر تقسیم اس صورت میں کرتے ہیں کہ لوگوں کو علم ہو کہ ان کی تحریر شائع ہوتی ہے۔ مگر دوسروں کے لئے وہ تنگ نظر ہی نہیں بلکہ حاسد بھی بن جائیں گے۔ کسی نے نام کی شہرت کا طنز کیا۔ کسی نے کہا ہم تو تمہارے لکھے کو پڑھتے ہی نہیں۔ ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دوسروں کی تحریروں سے ٹکڑے لے لے کر ایک مجموعہ بنا کر بھجوا دیا اس کے سوا اور ہے کیا۔ حالانکہ میری کوئی بھی ایسی تحریر نہیں ہے کہ اس میں دوسروں کی تحریریں شامل کرتی اس لئے میں اب دل شکستہ ہو کر پلہ جھاڑ بیٹھی ہوں اور اب ان حاسدوں پر دن میں کئی بار "ہم خدا کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے" پڑھتی رہتی ہوں یہ سن کر سب خاموش ہو گئیں۔

مگر مجھے یہ سب دیکھ اور سن کر احساس ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے جو علم پر رشک کو جائز فرمایا اس کی عملی مثال ماسٹر کی ڈگری لینے والے صاحب کی سامنے آئی کہ بڑی عمر اور پھر چھوٹے موٹے عوارض بھی لاحق ہونے کے باوجود رشک کے باعث اپنے علم میں اضافہ کر بیٹھے۔ مگر حاسد طبائع نے دو ایسی خواتین کو جو بہت کچھ علمی میدان میں تقسیم کر سکتی تھیں بالکل فضول اور سراسر نقصان دہ باتوں سے راہ سے ہٹا کر بے شمار لوگوں کو علمی باتوں سے محروم کر دیا بالآخر جہاں حسد کرنے والوں کے لئے ہماری خواہش ہے کہ وہ بجائے فضول باتوں کے سوچنے اور کرنے کے لوگوں کو فائدہ دینے والی باتیں کیا کریں وہاں دل چھوٹا کر بیٹھنے والے لوگ یعنی خواتین و حضرات سے گذارش ہے کہ برادرم نسیم سیفی صاحب کی مثال کو سامنے رکھیں۔ کہ باتیں کرنے والوں نے بہت کچھ نہ صرف کہا بلکہ ان کو لکھ کر بھی بھجوایا اور انہوں نے فراخدلی سے سب کی تحریروں کو شائع کر دیا مگر اس کے باوجود وہ اپنے علم سے لوگوں کو مستفید کرتے چلے جا رہے ہیں اور ایک صاحب ایمان انسان کی یہی شان ہے کہ وہ دل شکستہ ہو کر خدمت خلق سے منہ نہ موڑے لوگ تھک ہار کر خود ہی خاموش ہو جایا کرتے ہیں۔ ہاں دوبارہ گذارش کی جسارت کر رہی ہوں ان لوگوں سے کہ جو حسد کا الاؤ جلا بیٹھتے ہیں اور کچھ کو راہ سے ہٹانے اور کچھ کو اسی الاؤ پر ہاتھ سینکنے کے مواقع مہیا کر دیتے ہیں۔ کہ وہ اس قبیح عادت کو چھوڑنے کی کوشش کریں کہ اس میں ان کی ذات کو بھی فائدہ ہو گا اور دوسرے بے شمار لوگ بھی ان کی راہبری سے مستفید ہوتے رہیں گے خدا کرے یہ آواز دلنشین ہو سکے۔ آمین۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

اچھے اوصاف

1- صداقت- سچی بات کرنا- سچ کا ساتھ دینا- جھوٹ سے نفرت اور بکلی پرہیز
2- نیکی کی تلقین اور برائی سے بچنے کی تحریک کرنا- اور تعاون باہمی
3- والدین سے حسن سلوک ان کی پوری فرمانبرداری- اف تک نہ کہنا- بہترین خدمت کرنا-
4- صلہ رحمی- رشتہ داروں سے حسن سلوک- غریب رشتہ داروں سے شفقت و ہمدردی
5- ماتحتوں اور ملازموں سے حسن سلوک- ہمسایہ سے حسن سلوک
6- بھوکوں کو کھانا کھلانا- غرباء کی دیکھ بھال- تکبر سے پرہیز
7- ایثار- دوسروں کے لئے قربانی- فروتنی عاجزی انکساری اور تواضع
8- حسن ظن سے کام لینا- بدظنی و بدگمانی سے اجتناب
9- عیب لگانے سے بچنا اور غیبت سے پرہیز
10- عفو اور درگزر سے کام لینا- حسد نہ کرنا- عدل واحسان کرنا
11- مہمان نوازی میں راحت محسوس کرنا-
12- امانت کا حق ادا کرنا- خیانت سے اجتناب
13- غض بصر سے کام لینا- نظریں جھکا کے رکھنا-
14- پاکدامنی' عفت اختیار کرنا- زنا کے قریب بھی نہ جانا
15- ایفاء عہد- عہدوں کی پابندی کرنا
16- نیکیوں میں مسابقت بشاشت قلبی اور صفائی
17- صبر و شکر اور استقامت
18- لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز-
19- بخل سے اجتناب- فضول خرچی سے پرہیز
20 زبان کو قابو میں رکھنا- فضول گوئی سے پرہیز- غصہ پر قابو پانا
21- دوسروں کی تحقیر اور تمسخر سے اجتناب- لوگوں کے برے نام نہ رکھنا
22- مداہنت ' خوشامد' منافقت' سستی اور غفلت سے پرہیز
23- اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ کرنا- مایوسی سے بچنا-
24- صبح و شام اور رات دن اپنے خالق و مالک کو انکسار کے ساتھ یاد کرتے رہنا-
25- عبادت میں رو رو کر اپنی بخشش طلب کرتے رہنا
26- دنیا سے دل برداشتہ رہنا- اپنے مولا کی طرف منقطع رہنا اور پورے صدق اور سرگرمی سے خدا کا دوست بن جانا
27- کوشش کرتے رہنا کہ پاکدامن اور بے گناہ ہونے کی حالت میں قبر میں داخل ہو-
28- انجام بخیر کے لئے دعا کرتے رہنا-

بقیہ صفحہ 3

مزاج کو ان خوبیوں کے مناسب حال بنایا ہے۔ اس بارے میں "نپولین بوناپارٹ" کا یہ قول مجھے بے حد پسند ہے۔ وہ کہتا ہے۔

"میں مرد کو مرد کی حیثیت سے اور عورت کو عورت کی حیثیت سے تو جانتا ہوں لیکن اگر عورت مرد کے حقوق پر یا مرد عورت کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرے تو پھر میں نہیں جانتا کہ یہ انسان کی کون سی جنس ہے۔

(ہفت روزہ لاہور 26- اگست 1995ء)

دعا کے ساتھ صدق اور وفا کو طلب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

نیپال کی پارلیمنٹ کی عدالت کے ذریعے بحالی

نیپال کی سپریم کورٹ نے پارلیمنٹ کو توڑنے کا شاہ بریندرا کا فیصلہ غیر آئینی قرار دیتے ہوئے پارلیمنٹ کو بحال کر دیا ہے۔ ۱۱ میں سے ۸ ججوں نے اسمبلی بحال کرنے کے حق میں فیصلہ دیا۔

پاکستان میں نواز شریف گورنمنٹ کو سپریم کورٹ کے ذریعے بحال کرنے اور قومی اسمبلی توڑے جانے کو ناجائز قرار دینے کے ۱۹۹۳ء کے فیصلے کے بعد نیپال کی سپریم کورٹ نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا ہے۔

نیپال کے شاہ بریندرا نے وزیراعظم من موہن ادھیکاری کی درخواست پر ۱۳۔ جون کو پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کو توڑ کر ۲۳ نومبر کو درمیانی مدت کے انتخابات کرانے کا اعلان کیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف اپوزیشن کی سات سیاسی جماعتوں نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی کہ قومی اسمبلی کو توڑے جانے کے فیصلے کو غیر آئینی قرار دے کر منسوخ کیا جائے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے موقع پر سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ فیصلے کے بعد اپوزیشن نے اپنی فتح کا جلوس نکالا۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اب اس بات کا امکان ہے کہ نیپال کی کانگرس پارٹی دوبارہ اقتدار میں آجائے۔

گیارہ میں سے آٹھ ججوں نے قرار دیا تھا کہ نیپال کے کمیونسٹ وزیراعظم من موہن ادھیکاری نے شاہ کو پارلیمنٹ توڑے جانے کی جو سفارش دی تھی وہ غیر آئینی تھی لہذا اسے منسوخ کیا جاتا ہے۔ مسٹر ادھیکاری گذشتہ نومبر ۹۴ء میں اقتدار میں آئے تھے اور جون ۹۵ء میں انہوں نے پارلیمنٹ توڑے جانے کی سفارش کر دی تھی۔ جس وقت انہوں نے پارلیمنٹ توڑے جانے کی سفارش کی اس وقت ان کو تحریک عدم اعتماد کا سامنا تھا جس کے بارے میں امکان یہی تھا کہ منظور ہو جائے گی۔ عدالت نے سپیکر سے کہا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پارلیمنٹ کا اجلاس بلائیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے بعد نیپالی کانگرس دوبارہ اقتدار میں آجائے گی۔

کانگرس کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ کانگرس کی حکومت میں تین پارٹیاں شامل ہوں گی اور اس کی قیادت شیر بہادر دیوبا کریں گے۔ اور یہ حکومت ستمبر کے وسط تک قائم ہو جائے گی۔ مسٹر دیوبا نے مطالبہ کیا ہے کہ اقلیتی کمیونسٹ حکومت فوری طور پر مستعفی ہو جائے۔

وزیراعظم مسٹر ادھیکاری کے ذرائع نے کہا ہے کہ ان کی حکومت تحریک عدم اعتماد کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہے تاہم بعض دیگر ذرائع کا خیال ہے کہ وہ استعفیٰ دے دیں گے۔

گذشتہ نومبر کے انتخابات کے بعد ایک ایسی پارلیمنٹ وجود میں آئی تھی جس میں کسی کو اکثریت حاصل نہیں تھی۔ ۲۰۵ کے ایوان میں کسی پارٹی کے پاس سادہ اکثریت نہیں تھی جبکہ نیپالی کانگرس نے اپنی اتحادی پارٹی کے ساتھ مل کر ۸۸ نشستیں حاصل کی تھیں۔

شاہ بریندرا نے جون میں پارلیمنٹ توڑ دی تھی حالانکہ اپوزیشن نے احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ حکومت بنانے کی اہل ہے۔

پارلیمنٹ کے سپیکر نے جو کانگرس کے رکن ہیں کہا کہ عدالت کے فیصلے نے اس نوزائیدہ جمہوریت کو بچا لیا ہے جو تیس سال کے تعطل کے بعد ۱۹۹۰ء میں بحال ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ملک میں غیر جماعتی پنچایتی نظام رائج تھا۔ کانگرس پارٹی کے صدر نے اس فیصلے کو عوام کی فتح قرار دیا۔ جبکہ فیصلے کے مخالفوں نے جلوس نکال کر نعرے لگائے کہ چیف جسٹس کو پھانسی دو۔

○○○

چینی سفیر کی واپسی

امریکہ میں چین کے جس سفیر کو جون میں اس وقت بطور احتجاج واپس بلا لیا گیا تھا جب چین نے تائیوان کے صدر کے دورۂ امریکہ پر احتجاج کیا تھا، کسی مناسب وقت پر دوبارہ امریکہ چلے جائیں گے۔ یہ بات چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے گذشتہ روز بیجنگ میں بتائی۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ چین کے لئے امریکی سفیر کی نامزدگی کے معاملہ پر بھی حکومت غور کرے گی۔

امریکہ اور چین کے تعلقات کو اس وقت سخت دھچکا پہنچا تھا جب امریکہ نے تائیوان کے صدر کو خوش آمدید کہنے کا فیصلہ کیا۔ چین نے شدید ناراضگی کے اظہار کے طور پر اپنے سفیر متعینہ واشنگٹن کو واپس بلا لیا تھا۔

چین کا موقف یہ ہے کہ تائیوان اس کا حصہ ہے اور اس کو علیحدہ ملک کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اگرچہ یہ صورت سالہا سال سے جاری ہے۔ تاہم امریکہ کا خیال ہے کہ تائیوان کی پیٹھ ٹھونکی جائے کیونکہ تائیوان اب نہ صرف ایک مضبوط اقتصادی اور صنعتی طاقت بن چکا ہے بلکہ ایک زبردست فوجی قوت کا بھی روپ دھار چکا ہے۔

○○○

ایران کی تردید

ایران نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ روس سے نیوکلیئر ری ایکٹر خرید رہا ہے۔ ایران کی اٹامک انرجی آرگنائزیشن کے سربراہ رضا امر الہی نے کہا ہے کہ حکومت نے چین سے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا۔ نہ ہی اٹامک انرجی ری ایکٹر خریدا ہے اور نہ ایٹمی ہتھیاروں کی ترقی کے کوئی دیگر اقدامات کئے ہیں۔

یاد رہے کہ اس سے قبل چین نے روس سے ایٹمی ری ایکٹر خریدنے کا اعلان کیا لیکن امریکہ کے سخت دباؤ کے سامنے روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نہ ٹھہر سکے اور انہوں نے سودا منسوخ کر دیا تھا۔

برطانوی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک سٹوری شائع کی ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ ایران نے چین سے ۳۰۰ میگاواٹ کے دو ری ایکٹر خریدنے کا خفیہ معاہدہ کیا ہے۔

ان ری ایکٹروں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی منزل ایران کے انتہائی شمال میں واقع ایک کمپلیکس ہے جس کے بارہ میں خفیہ اطلاعات یہ ملی ہیں کہ یہ کمپلیکس ایٹمی توانائی کو فروغ دینے کا کام کرتا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ ایران کا چین سے کسی قسم کا کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں ہوا۔ یہ سارا قصہ سفید جھوٹ ہے۔ ایٹمی انرجی کے روسی ادارے نے بھی اس الزام کی تردید کی ہے۔

○○○

بوسنیا کے مسئلے پر
اسلامی ممالک کا رویہ

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر نے کہا ہے کہ بوسنیا کے مسئلے پر مسلمان ملکوں کی کانفرنس ضروری ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس مسئلے کے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

نہایت سہولت کے ساتھ مہیا ہو سکتے ہیں۔"

اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"ہمیں ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان مختلف ملکوں میں نکل جائیں اور وہاں جا کر مختلف زبانیں سیکھیں ہم دیکھتے ہیں کہ صرف ہندوستان ہی میں کئی سو مختلف زبانیں ہیں۔ اور اگر تمام ملکوں کی زبانوں کو شمار کیا جائے تو ان کی تعداد کئی ہزار کو پہنچ جاتی ہے۔ جب تک یہ تمام زبانیں ہمارے نوجوانوں نہیں سیکھ لیتے اس وقت تک تمام ملکوں میں دعوت الی اللہ نہیں کی جا سکتی۔ میرا مقصد تحریک جدید سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے نوجوان دنیا کی تمام زبانیں سیکھیں تاکہ ہر ملک میں دعوت الی اللہ کی جا سکے۔ گو اس وقت بھی یہ مقصد ایک حد تک پورا ہو رہا ہے۔ مثلاً چین میں ہمارے آدمی ہیں جو چینی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جاپان میں ہمارے مربی جاپانی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جاوا میں ہمارے مربی وہاں کی زبان سیکھ رہے ہیں اسی طرح سٹیٹ سیٹلمنٹ ہنگری۔ اٹلی۔ سپین۔ امریکہ کے ایک حصہ ارجن ٹائن اور افریقہ کے بعض حصوں میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ جو ان ملکوں کی زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ لیکن ابھی ہمارا بہت سا کام باقی ہے۔ بیسیوں ملک ابھی رہتے ہیں۔ اس وقت تک ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک چلّو کے برابر ہے اور ابھی بہت سے ملک ایسے موجود ہیں جن میں ہماری دعوت الی اللہ نہیں ہو رہی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمارے مربی ان ممالک کی زبانیں نہیں جانتے۔ اور ہمارے پاس اتنے آدمی بھی نہیں کہ ان ملکوں میں چلے جائیں اور وہاں جا کر زبانیں سیکھیں۔ اور دعوت الی اللہ کریں۔ پس میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جو جوش اور ولولہ مولوی عبداللہ صاحب نے سنسکرت کی تعلیم کے حصول کے لئے دکھایا ہے اسے وہ بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

نذیر احمد خادم

میرا خاندان

برادرم مکرم منیر احمد بسمل کو زندگی وقف کرنے کی بھی توفیق ملی۔

عزیزم مکرم غلام احمد صاحب خادم نے زندگی وقف کی جو گھانا کے بعد اب انگلستان میں بطور مربی سلسلہ کام کر رہے ہیں۔

ہمارے چچا محترم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چٹھہ چک R-۷/۱۸۴ کی جماعت کے صدر ہیں۔

خاکسار (نذیر احمد خادم) کا ایک بیٹا تنویر احمد ناصر اس وقت قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور ہے۔ سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم ناصر احمد ندیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ کچی والا کے نگران کے طور پر خدمت سلسلہ بجا لانے کی سعادت پا رہا ہے۔ خاکسار گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں قائد مجلس اور نائب قائد ضلع سیالکوٹ، ربوہ میں ناظم اشاعت، نائب مدیر ماہنامہ خالد ربوہ، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور سندھ بعد ازاں قائد ضلع بہاولنگر اور قائد علاقہ اور پھر ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی حیثیت سے خدمات سلسلہ کی سعادت سے بفضلہ تعالیٰ بہرہ ور رہا۔ ان دنوں نائب ناظم انصار اللہ اور سیکرٹری وقف جدید ضلع بہاولنگر کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ میرے دو بڑے بیٹے عزیزان نصیر احمد شاہد اور ظہیر احمد طاہر جرمنی میں مقیم ہیں اور دونوں بیٹیاں عزیزہ بشریٰ نذیر اور عزیزہ صادقہ لجنہ کی سیکرٹری ہیں۔ میری اہلیہ محترمہ ناصرہ صدیقہ صدر لجنہ چک R-۷/۱۸۴ ضلع بہاولنگر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں کچھ نظریات پیش کرنا چاہتے ہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ معاملے کو جلد حل کیا جائے۔ انہوں نے سارایے وو کی ایک مارکیٹ پر بم کے حملے کی مذمت کی جس میں ۳۳۔ افراد ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے۔

اگلے ماہ کے شروع میں کوالالمپور میں ۸ مسلمان ملکوں کے رابطہ گروپ کی کانفرنس ہو رہی ہے، جس میں ملیشیا، ایران، سینیگال، سعودی عرب، مراکش، ترکی، پاکستان اور مصر شامل ہیں۔ اسلامی کانفرنس کے دیگر ارکان بنگلہ دیش، اردن اور انڈونیشیا بھی اس کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان تمام ملکوں کے وزرائے خارجہ اور وزرائے دفاع بھی شرکت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان ممالک کی فوجوں کے سربراہ بھی شرکت کر رہے ہیں۔

اسلامی کانفرنس سے اس رابطہ گروپ نے اس سے پہلے بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ رابطہ گروپ نے مسلمان ملکوں سے اپیل کی تھی کہ وہ بوسنیا کو اسلحہ فراہم کریں۔

ملائیشیا کے وزیر اعظم نے اقوام متحدہ پر سخت تنقید کی کہ اس نے اس معاملے کو ختم کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ انہوں نے اس طویل بحران کو ختم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی امن کوششوں کو بھی رد کر دیا۔

یہ امن منصوبہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہال بروک نے پیش کیا ہے۔ اس کا مقصد بوسنیا کو اس موجودہ، عالمی سطح پر تسلیم شدہ، سرحدوں کے اندر امن کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس منصوبے میں سربوں کی حکومت کے قیام کو تسلیم کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا زیادہ تعلق امریکہ کے صدارتی انتخابات سے ہے بوسنیا کے عوام سے نہیں ہے۔

○○○

امریکہ میں جرائم کی رفتار

امریکہ میں جرائم کی رفتار کس تشویشناک حدوں کو چھو رہی ہے اس کا اندازہ امریکی جیلوں میں بند مجرموں کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے امریکہ کی ۳ فیصد آبادی یعنی ۵۱ لاکھ افراد جیلوں میں بند ہے۔ امریکی جیلوں میں قیدیوں کی یہ شرح دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ ان میں سے تقریباً نصف وہ ہیں جو سنگین جرائم کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ پیرول پر رہا کئے جانے والوں میں ۲۱% خواتین بھی شامل ہیں۔ پیرول پر رہا ہونے والوں میں ۵۸ فیصد بالغ سفید فام جبکہ ۳۲ فیصد سیاہ فام شامل ہیں۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ماسٹر محمد اسلم ظفر صاحب دار الفضل شرقی ربوہ کے والد مکرم محمد طفیل صاحب ننگی کو مورخہ 95-8-28 بعد ظہر اچانک دل کی شدید تکلیف ہو گئی تھی۔ اسی دن انہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا تھا۔ 72 گھنٹے کے لئے انہیں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ ان کی حالت پہلے کی نسبت ٹھیک ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شکیل احمد قریشی صاحب قائد مجلس دار الفضل فیصل آباد کی والدہ محترمہ سعید مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسین صاحب سابق ہیڈ کاتب الفضل ربوہ کو 95-8-21 کو جرمنی میں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ دو دن C.U.I میں رہی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خالی آسامی

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں لیب اسسٹنٹ کی آسامی (فزکس) خالی ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں 10۔ ستمبر 1995ء تک دفتر میں جمع کروا دیں۔ انٹرویو 12۔ ستمبر 1995ء صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مظفر احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ محترمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ)

مکرم مظفر احمد صاحب وغیرہ ساکنین کلیار ٹاؤن سرگودھا نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی والدہ محترمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ دختر مکرم منشی محمد صادق صاحب۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کا قطعہ A.4/42 واقع محلہ دار العلوم وسطی ربوہ مکرم مظفر احمد (یکے از ورثاء) کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مکرمہ شمع نصرت صاحبہ (دختر)
(۲) مکرم منصور احمد صاحب (پسر)
(۳) مکرم مظفر احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ بابت ترکہ نذیر احمد صاحب)

محترمہ حلیم بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 20/1 محلہ دار الفضل برقبہ تیرہ مرلے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
(۲) مکرم شریف احمد صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(۴) مکرم رفیق احمد صاحب (بیٹا)
(۵) مکرمہ راشدہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(۶) مکرمہ امۃ الودود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

گمشدہ کاغذات

○ مورخہ 95-8-30 کو مکرم منور نصیر احمد صاحب یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ کے موٹر سائیکل کے کاغذات بازار سے براستہ غلہ منڈی دار النصر غربی جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملیں براہ کرم دفتر صدر عمومی صاحب میں پہنچا دیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ وصیت نمبر 7065 اہلیہ مکرم ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی 95-1-25 تک مکان نمبر 5 پرانی انارکلی رسالہ بازار لاہور میں رہائش پذیر تھیں۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو موجودہ ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع فرماویں۔

○ محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد حنیف صاحب قوم قریشی نے 1947ء میں حمزہ غوث سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز واقارب پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت کو مکمل ایڈریس کے ساتھ لکھیں۔

○ محترمہ بشریٰ ساجدہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب وصیت نمبر 22968 سکنہ سرائے نارنگ ضلع شیخوپورہ حال ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے موصیہ کا تا حال دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا احباب جماعت ان سے متعلق جانتے ہوں تو موجودہ پتہ سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ 17۔ اگست کے پرچہ میں نواب محمد دین آؤٹ ڈور بلاک۔ فضل عمر ہسپتال کے ذکر میں مکرم ائرمارشل (ریٹائرڈ) ظفر احمد چوہدری کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے دراصل واپسی کے لئے رقم کسی اور صاحب کو دی گئی تھی۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱

کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھ لو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کرو۔ تم میں تو خاص نعمت اتری تھی اور پھر اس کی تکمیل ہوئی تھی اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ صحابہ کرام میں اخوت کا مسئلہ ایسا تھا کہ وہ اس امر کو تکملہ ایمان سمجھتے تھے کہ جب تک اپنے بھائی (-) کے لئے وہی نہ چاہیں جو خاص اپنی ذات کے لئے چاہتے تھے۔ دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!!! کرتے نفاق ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہاں۔ علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں جو عاملین کو ملتے ہیں۔ مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے تم میں سے ہیں جو چاہتے ہیں (-) ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے۔ مگر یہ تو بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کو رسوں کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا (کلام الٰہی) کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہیں۔ اس کے اسماء میں بخل نام کو نہیں۔ پھر یہ محرومی کیوں؟ یہ سچی بات یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ پس اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو۔

(از خطبہ 21۔ اپریل 1899ء)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ غیر ملکی سیاحوں کو رہا کرانے کے لئے غیر ملکی فوجیوں کی کشمیر پر آمد اور کشمیر میں مسلسل موجودگی پر احتجاج کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے کمانڈر جنرل سربندر سنگھ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان غیر ملکی فوجیوں کی موجودگی فوج پر عدم اعتماد اور توہین ہے۔ اس سے مورال تباہ ہو جائے گا۔ کشمیر پہنچنے والے غیر ملکی کمانڈوز میں امریکہ برطانیہ اور جرمنی کے فوجی شامل ہیں۔ بھارتی حکومت نے سیاحوں کے بدلے میں حریت پسندوں کو رہا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ الفاران نے کہا ہے کہ ڈیڈ لائن ختم ہونے پر حریت پسندوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ سنگین قدم اٹھائیں گے۔ اور بھارتی حکومت سے تعلقات منقطع کر لیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے لندن میں کہا ہے کہ پی ڈی ایف ایک فطری اتحاد ہے اور اسے کسی مصلحت کے تحت تشکیل نہیں دیا گیا۔ اس کا ٹوٹنا غیر فطری ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ حقائق جانے بغیر کسی سیاسی صورت حال پر تبصرہ نہیں کروں گا۔

○ پنجاب کی صورت حال پر نواز شریف اہم صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسلم لیگ (ج) کا کوئی رکن غیر مشروط طور پر واپس آنا چاہے تو اسے خوش آمدید کہا جائے گا۔

○ جونیجو لیگ کے باغی ارکان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ وٹو کے خلاف 15- ارکان کی حمایت حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے اختیار حامد ناصر چٹھہ کو دے دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری نثار نے کہا ہے کہ پنجاب میں نواز شریف کی مرضی کے بغیر کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ صوبہ کے موجودہ کھیل میں ہم اپنی پالیسی کا فیصلہ آخری وقت کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم پنجاب میں پیپلز پارٹی کو اسی کی وکٹ پر شکست دیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے 5- ارکان صوبائی اسمبلی نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ سردار غلام عباس، سہیل نون، شبیر وسیر، رانا ظہیر احمد اور عبد اللہ شاہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پنجاب کے موجودہ سیٹ اپ سے مطمئن ہیں۔ جمہوری نظام کسی تبدیلی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے (جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے) چیف سیکرٹری اور ڈائریکٹر ایف آئی اے سے ملاقاتیں کیں۔ چیف سیکرٹری کو اہم ہدایات دیں اور آیف آئی اے سے صوبائی محکموں کی بے ضابطگی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے متنبہ کیا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ خفیہ ایجنسی "را" اس بارے میں اشارے دے چکی ہے۔ بھارتی حکومت نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے انٹرویو کو میڈیا پر رکوانے کی دانستہ کوشش کی ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ ہم الفاران کے اغوا کاروں کو کسی صورت میں پناہ نہیں دیں گے۔

○ ایم کیو ایم نے حکومت کو دو دن کا الٹی میٹم دیتے ہوئے کہا ہے کہ مہاجر خواتین کو رہا کیا جائے۔ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر ہمارا مطالبہ نہ مانا گیا تو لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے مذاکرات سے بائیکاٹ کی بھی دھمکی دی۔ انہوں نے اخبارات کو بھی متنبہ کیا کہ اگر وہ جھوٹ چھاپیں گے تو عوام کے غیظ و غضب کا نشانہ بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری خواتین پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اگلا لائحہ عمل ہڑتال اور احتجاج کی صورت میں بھی سامنے آسکتا ہے۔ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر ہماری سرگرم کارکن سیما زریں کو فوری طور پر رہا نہ کیا گیا تو حکومت کو یہ گھناؤنا کھیل مہنگا پڑے گا۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ ہم خواتین کا احترام کرتے ہیں۔ وہ ہماری مائیں بہنیں ہیں۔ ہم کسی کو ان کی توہین کی اجازت نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر اجمل دہلوی کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کر دیا جائے تو محاصروں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 50 فیصد دہشت گرد پکڑے جا چکے ہیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ اگر اخبارات ہڑتال کی کال واپس لے لیں تو نیوز پرنٹ پر کسٹم ڈیوٹی ایک فیصدی کر دی جائے گی۔ ہڑتال کی کال سے صورت حال میں نیا عنصر شامل ہو گیا ہے۔ یہ دور ہو جائے تو ڈیوٹی دس فیصد سے گھٹا کر ایک فیصد کر دیں گے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت مذاکرات کی کنجی مڈ ٹرم انتخابات ہیں۔ وزیر اعظم کو چاہئے کہ وہ اپنی رضامندی ظاہر کر دیں۔ ان معاملات پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں جو مڈ ٹرم انتخابات سے متعلق ہیں۔ صدر نے میرے موقف سے عدم اتفاق نہیں کیا تھا۔ البتہ یہ کہا تھا کہ وہ کسی کو ڈکٹیٹ نہیں کرا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین تخریب کارانہ سرگرمیوں میں ملوث نہیں رہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور اعظم طارق کی گرفتاری کے خلاف مختلف شہروں میں مظاہرے ہوئے اور کفن پوش جلوس نکالے گئے۔ جھنگ میں احتجاجی مظاہرے کی قیادت شیخ حاکم علی ایم پی اے نے کی۔ مقررین نے کہا کہ سپاہ صحابہ کے رہنماؤں کو گرفتار کر کے حکومت نے حالات خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ دریں اثناء جھنگ میں سپاہ صحابہ کے درجنوں کارکنوں کو رہا کر دیا گیا۔

○ اقوام متحدہ نے کراچی کو "ڈینجر زون" (خطرے کا علاقہ) قرار دے دیا ہے۔ عالمی اداروں نے اپنے وفود کراچی بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ عالمی ادارے نے امریکی نائب وزیر خارجہ کو کراچی کے دوروں کی اجازت ان کی حفاظت کی ذمہ داری سی آئی اے کو سونپے جانے کے بعد دی۔ متعدد غیر ملکی بینکوں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اہلکاروں کو ان کے سفارت خانوں نے کراچی جانے سے روک دیا ہے۔ عالمی بینک یا آئی ایم ایف کا کوئی عہدیدار اقوام کے "ایریا سیکیورٹی کو آرڈی نیٹر" کی اجازت کے بغیر کراچی نہیں جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی نے پنجاب میں آخری معرکہ سر کرنے کے لئے ملک غلام مصطفیٰ کھر کو ذمہ داریاں سونپ دیں۔ جونیجو لیگ کے باغی ارکان سے رابطے کے لئے فیصل صالح حیات، مخدوم الطاف، مشتاق اعوان، اور ناظم شاہ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حامد ناصر چٹھہ کی مرضی کے بغیر پنجاب میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ پنجاب میں کچھ نہیں ہونے والا سب کچھ ایسے ہی چلتا رہے گا۔ وٹو سے شکایات ضرور ہیں۔ مگر ان کی غیر موجودگی میں کوئی تبدیلی غیر اخلاقی بات ہو گی۔ سیاست میں تبدیلی خارج از امکان نہیں ہوتی۔ مگر ہم مسلم لیگ (ج) کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ ان کی ترجیحات بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت کے جارحانہ عزائم کی ذمہ دار بے نظیر ہیں۔ وزیر اعظم دشمن کے ایجنڈے پر عمل کر رہی ہیں۔ بے نظیر بھٹو کو بھارت کے جارحانہ عزائم کے سلسلے میں قوم کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہئے۔ صورت حال کو بگاڑ کر ایم کیو ایم کو اقتدار میں حصے دینے کی بات کر رہی ہیں۔ غیر ملکی ایجنسیوں نے کہہ دیا ہے کہ پاکستان سرمایہ کاری کے قابل نہیں۔ حالات یہ ہیں کہ اپنے سرمایہ کار بھاگ رہے ہیں۔ باہر سے غیر ملکی تو کہاں آئیں گے پیپلز پارٹی کی قیادت کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں صرف آخری دھکے کی ضرورت ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد نے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ پنجاب کی صورت حال سرحد پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

○ پنجاب کے اپوزیشن لیڈر سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی معطل ہو سکتی ہے حکومت سے کچھ بعید نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیپلز پارٹی اب ہمارا کوئی رکن توڑ نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے پنجاب میں حکومت بنانے کے امکانات ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو خواتین کی بیجنگ کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا ہے اور وہ کانفرنس میں پہلی تقریر کریں گی۔

○ پاکستان کرکٹ بورڈ الیون کے خلاف تین روزہ میچ کے پہلے روز سری لنکا نے پہلی اننگز میں پانچ وکٹوں پر ۲۵۲ رنز بنائے۔

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مرض اٹھرا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
علامات: مردہ بچے پیدا ہونا۔ امید کا نقصان
حمل نہ ٹھہرنا، لڑکیوں کا زندہ نہ رہنا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634 فیکس: 0431-219065

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379